

نبی کریمؐ کے "امی" ہونے کا صحیح مفہوم

سوال: ترجمان القرآن ماہ اکتوبر سنہ ۶۶ میں سورہ عنکبوت کے تفسیری حاشیے ۹۱ کے مطالعہ کے دوران میں چند باتیں ذہن میں ابھریں جو حاضر خدمت ہیں۔ اس سیاق و سباق میں لفظ "امی" کا مطلب جو کچھ میں سمجھا ہوں وہ یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لعنت سے پہلے امی اور ناخواندہ تھے لیکن بعد میں آپ کے خواندہ ہو جانے اور کھ پڑھ سکنے کی نفی نہیں۔ یہ البتہ یقیناً ممکن ہے کہ نبوت کے بعد آپ کے خواندہ بن جانے میں انسانی کوشش یا اکتساب کو دخل نہ ہو بلکہ معجزانہ طور پر اللہ نے خود معکم بن کر آپ کو پڑھنا لکھنا سکھایا ہو۔ میری اس تشریح کے بارے میں آپ کا خیال کیا ہے؟ میرے خیال میں تو نفاذ میں بڑی گنجائش ہے جس سے میرے مطلب کی تائید ہوتی ہے۔

جواب: میں نے جو بات صحیح سمجھی تھی وہ اپنے پورے دلائل کے ساتھ تفہیم القرآن کی اس بحث میں لکھ دی ہے جس کا آپ نے حوالہ دیا ہے۔ اگر میری اس بحث سے آپ کا اطمینان نہیں ہوتا تو جو کچھ آپ صحیح سمجھتے ہیں وہی سمجھتے رہیں۔ میں صرف امتناع عرض کر دوں گا کہ قرآن مجید کے الفاظ "اذا لا زبان البطلون" پر اگر مناسب سمجھیں تو اور تھوڑا سا غور کر لیجیے۔ اللہ تعالیٰ اس فقرے میں اپنے نبی کو مخاطب کر کے فرما رہا ہے کہ اگر ایسا ہوتا یعنی تم پڑھ لکھے ہوتے تو باطل پرستوں کے لیے تمہاری نبوت میں شک کرنے کی کوئی گنجائش ہو سکتی تھی۔ دوسرے الفاظ میں اس فقرے کا صاف مطلب یہ ہے کہ اب تو ان کے لیے شک کی ادنیٰ سی گنجائش بھی نہیں ہے، کیونکہ تم ان پڑھ ہو۔ یہ استدلال بالکل بے معنی ہو گیا ہوتا اگر آپ کے قول کے مطابق نبی نہ تھے ہی اللہ میاں حضور کو بطور معجزہ خواندہ بنا دیا ہوتا۔ کیا اس صورت میں شک کی گنجائش ختم ہو جاتی؟ اس صورت میں تو کفار مکہ یہ کہہ سکتے تھے کہ تم نے کج حکم سے چھپایا، اب معلوم ہوا کہ تم خفیہ لکھنا پڑھنا سیکھ گئے تھے اور چپکے ہی چپکے کتابیں پڑھ کر یہ معلومات جمع کرتے رہے تھے

پھر یہ بھی سوچ لیجیے کہ یہ آیت نبوت کے پانچ چھ سال بعد آئی ہے ظاہر ہے کہ اس وقت تک حضور کو اللہ تعالیٰ نے پڑھنا لکھنا سکھایا ہوگا اس کے بعد آخر کس تاریخ کو یہ معجزہ پیش آیا؟ اور کیا مصلحت تھی کہ نبی نہ تھے ہی حضور کو خواندہ نہ بنا دیا گیا، اور اس کے بعد کوئی تاریخ اس معجزے کے لیے مقرر کی گئی؟ ان اہم کی طرف میں صرف آپ کو غور و فکر کیے

توجہ دلا رہا ہوں۔ خواہ مخواہ بحث کو طول دینا مقصود نہیں ہے۔